باسمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حضرت مفتی تقی صاحب دامت برکاتہم

بندہ کو ایک مسئلہ میں الجھن ہے براہ کرم رہنمائی فرمائے
پنیر کے بنانے میں رینٹ (RENNET جو جانور کا ایک جزء ہے)
استعمال ہوتا ہے اگر وہ جانور غیر شرعی طریقہ پر ذبح ہوا تھا
ایسے جانور کی بنائی ہوئی پنیر میں ائمہ احناف کے درمیان
اختلاف ہے امام صاحب حلت کے قائل ہے اور صاحبین حرمت
کے قائل ہیں حضرت مفتی شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ
نے اختلاف کی وجہ سے ایسے پنیر کے کھانے کی گنجائش دی ہے
بندہ کو جلٹین (GELATINE جو سور ہڈیوں سے بنا) کے مسئلہ میں الجھن

مولانا ابراہیم دلیسیائی

۱۶/۱۰
۱۲ھ
۲/۴
۹۲ء

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون (سوال و جواب)	تبویب	عنوان

مضمون (سوال و جواب)

یہ جلیٹین بھی جانور کا جز ہے اگر رینیٹ امام صاحب کے نزدیک حلال ہے باوجود اسکے کہ جانور شرعی طریقہ پر ذبح نہیں ہوا تو جلیٹین بھی جانور کا جز ہے اور جانور کے غیر شرعی طریقہ پر ذبح کئے جانے کے باوجود بھی رینیٹ پر قیاس کرتے ہوئے گنجائش نکل سکتی ہوں جائے دونوں میں اصولا کوئی فرق نظر نہیں آرہا ہے سوائے اسکے کہ پنیر میں مزا ہے اور دوسروں میں نہیں ہے اور یہ کوئی خاص فرق نہیں ہے خصوصا جبکہ عامۃ نوع میں حلول ہوا کرتے ہیں۔ براہ کرم رہنمائی فرمائے

— ابراہیم دیسائی —

بنیر اور جلیٹین سے متعلق اہم فتویٰ

JUSTICE MUHAMMAD TAQI USMANI

محمد تقی العثمانی

۲۵۵ / ۱۰ / ۱

Member Shariat appellate Bench
Supreme Court of Pakistan
Deputy Chairman : Islamic Fiqh Academy (OIC) Jeddah
Vice President Darul-Uloom Karachi-14 Pakistan.

قاضی مجلس التمییز الشرعی المحکمۃ العلیا باکستان
نائب رئیس، مجمع الفقہ الاسلامی بجدۃ
نائب رئیس، دارالعلوم کراتشی ۱۴ باکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرامی قدر مکرم جناب مولانا ابراہیم محمد دیسائی صاحب مدظلہم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ — آپ کا ایک خط فیکس کے ذریعے مؤرخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو میرے پاس بھیجا گیا تھا۔ میں نے آپ سے جواب طلب ڈاک میں اس خیال سے رکھ لیا تھا کہ اطمینان سے جواب دونگا۔ لیکن اسکے بعد پے درپے آنے والے سفر پیش آئے کہ ڈاک جمع ہوتی چلی گئی، اور جواب کا موقع نہ مل سکا۔ اب کسی طرح پرانی ڈاک نمٹانے کا مرحلہ آیا ہے تو یہ سطور تحریر کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ اس تاخیر کو معاف فرمائینگے۔

آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ جس طرح امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے غیر مذبوح جانور کے رینیٹ (Rennet) یعنی انفحہ کو طاہر قرار دیا ہے۔ اسی طرح اگر جیلٹین (GELATINE) کو بھی اس پر قیاس کرکے جائز کہا جائے تو گنجائش معلوم ہوتی ہے۔

اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ جیلٹین کو انفحہ پر قیاس کرنا من کل الوجوہ درست معلوم نہیں ہوتا۔ رینیٹ یا انفحہ کو طاہر قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ انفحہ جانور کے اُن اجزاء میں داخل ہے جو "ما لا تحلہ الحیاۃ" [illegible] کہلاتے ہیں، جیسے بال، سینگ، ہڈی وغیرہ۔ اور مردار جانور کے یہ اجزاء حنفیہ کے نزدیک پاک ہیں۔ لیکن جو اجزاء "ما تحلہ الحیاۃ" میں داخل ہیں جیسے گوشت، چربی، کھال وغیرہ۔ وہ بغیر ذکاۃ شرعیہ کے پاک نہیں ہوتے۔ چنانچہ کھال کی تو …

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی

"أما الذي له دم سائل فلا خلاف في الأجزاء التي فيها دم من اللحم والشحم والجلد ونحوها أنها نجسة، لاحتباس الدم النجس فيها، وهو الدم المسفوح. فأما الأجزاء التي لا دم فيها، فإن كانت صلبة، كالقرن والعظم والسن والحافر والخف والظلف والشعر والصوف والعصب والإنفحة الصلبة، فليست بنجسة عند أصحابنا" (بدائع الصنائع ص ۶۳ ج ۱)

اسی طرح درمختار میں انفحہ کی طہارت بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ ہیں کہ "وکذا کل ما لا تحله الحیاة حتی الإنفحة واللبن علی الراجح - طاهر" (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۰۶)

اس سے بھی معلوم ہوا کہ انفحہ کی طہارت کی علت اس کا "ما لا تحله الحیاة" میں سے ہونا ہے۔

نیز اس کی طہارت اور جواز اکل پر نصوص بھی ہیں۔ چنانچہ امام ابوبکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ویدل علی ذلک أیضا ما رواه شریک عن جابر عن عکرمة عن ابن عباس قال: أتي النبي صلی اللہ علیہ وسلم في غزوة الطائف بجبنة، فجعلوا یقرعونها بالعصا، فقال: أین تصنع هذه؟ فقالوا: بأرض فارس، فقال: اذکروا اسم اللہ علیه وکلوا. وقد أباح علیه السلام أکلها مع العلم بأنها من صنعة أهل فارس، وأنهم کانوا إذ ذاک مجوسا، ومعلوم أن ذبائح المجوس میتة، ولا ینعقد الجبن إلا بالإنفحة، فثبت بذلک أن إنفحة المیتة طاهرة" (احکام القرآن للجصاص ص ۱۲۰ ج ۱ باب الإنفحة المیتة ولبنها)

اب جیلاٹین کی صورت حال یہ ہے کہ وہ (میری معلومات کی حد تک) زیادہ تر مردار جانوروں کی کھال سے بنائی جاتی ہے، البتہ کبھی ہڈیوں سے بھی بنائی جاتی ہے۔ اگر وہ ہڈی سے بنائی جائے تب تو اسے "انفحہ" پر قیاس کیا جا سکتا ہے، کیونکہ ہڈی بھی "ما لا تحله الحیاة" میں داخل ہے، لیکن اگر وہ کھال سے بنائی جائے تو انفحہ پر قیاس درست نہیں، کیونکہ کھال "ما تحله الحیاة" میں داخل ہے جبکہ انفحہ کی طہارت کی علت اس کا "ما لا تحله الحیاة" میں سے ہونا ہے۔

البتہ کھال سے بنی ہوئی جیلاٹین میں گنجائش کا ایک اور پہلو معلوم ہوتا ہے، اور وہ یہ کہ، اگرچہ اس بارے میں علماء عصر کی آراء مختلف ہیں کہ کھال سے جیلاٹین حاصل کرنے کے عمل میں انقلاب ماہیت ہوتا ہے یا نہیں؟ لیکن ایک بات تقریباً یقینی ہے کہ جیلاٹین دراصل کولاجین (Collagen) سے حاصل کی جاتی ہے، اور اس کام کیلئے کھال کو دھونے، چونا لگانے، لٹکانے اور مختلف کیمیاوی مراحل سے گذارنے کے نتیجے میں اسکی دباغت ضرور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دباغت کی حقیقت یہ ہے کہ کھال میں خون کے جو اثرات اور جو رطوبتیں پائی جاتی ہیں، وہ دور ہو جائیں، چنانچہ علامہ کاسانی دباغت کو طریق تطہیر قرار دینے کی وجہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: "ولأن نجاسة المیتات لما فیها من الرطوبات والدماء السائلة، وإنما تزول بالدباغ فتطهر، کالثوب النجس إذا غسل بالماء" (بدائع ص ۸۵ ج ۱)

کھال سے جیلاٹین حاصل کرنے کیلئے اسے جس طویل عمل سے گذارا جاتا ہے، اس سے دباغت کا

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دار العلوم کراچی

تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ	فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر

یہ مقصد یقیناً حاصل ہو جاتا ہے، کیونکہ کھال کو پہلے سادہ پانی سے دھویا جاتا ہے، پھر چونے کے پانی سے اور مختلف تیزابوں سے دھویا جاتا ہے جس کے نتیجے میں کھال سے خون، بالوں اور دوسرے non-collagenous اجزاء صاف ہو جاتے ہیں۔ اس سارے عمل میں تین سے لیکر آٹھ ہفتے تک لگ جاتے ہیں، پھر کولاجین (collagen) کو جیلاٹین میں تبدیل کرنے کیلئے اسے آگ پر تقریباً چھ [illegible] رکھا جاتا ہے جسکے نتیجے میں ایک محلول تیار ہوتا ہے، اس محلول کو بار بار فلٹر کرکے اسکے جراثیم مارے جاتے ہیں، اور [illegible] [crossed out]، بعد میں اسے ٹھنڈا کرکے جیلاٹین تیار ہوتی ہے۔

یہ تمام عمل دباغت کیلئے بلاشبہ کافی ہے، اور دباغت سے مردار کی کھال بھی چونکہ پاک ہو جاتی ہے، اسلئے [crossed out] جیلاٹین اگر غیر مذبوح جانور کی کھال سے لی گئی ہو، تب بھی اُسکے پاک ہونے میں شبہ نہ ہونا چاہئے۔ البتہ خنزیر چونکہ نجس العین ہے، اسلئے اسکی کھال دباغت سے پاک ہو سکتی ہے، نہ ہڈی کو "ما لا تحلہ الحیاۃ" ہونے کی وجہ سے پاک کہا جا سکتا ہے، لہٰذا جو جیلاٹین خنزیر کی کھال یا ہڈی سے بنائی گئی ہو، اسکا حکم اس بات پر موقوف ہے کہ جیلاٹین بنانے کے عمل سے انقلاب ماہیت ہوتا ہے یا نہیں؟ اور اس مسئلے میں ہنوز احقر کو تردد ہے، ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۱۴ شوال ۱۴۱۷ھ

مفتی

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۲۵۵/۷